ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

رسالہ نعمۃ الغنا

۱۲۱۸۱

در مطبع نظامی واقع کانپور ۱۳۰۲ مطبوع گردید

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد بے نہایت واسطے رب العالمین کو کہ اپنے بندون کو راہ ہدایت کی بتائی تا نجات پاوین عذاب دوزخ سے
اور جنت کی نعمتون کو پہنچین اور درود بیشمار اوس رسول مقبول کے لیے کہ اوس راہ ہدایت کو اپنے بیان
واضح سے کھولا یا اللّٰہم صل وسلم علیہ وعلی آلہ واصحابہ وبارک وسلم ابداً آبداً بعد اسکے کہتا ہی محمد قطب الدین دہلوی
عفا اللہ عنہ وعن والدیہ کہ مجمع الحسنات الاوصاف مولوی محمد ہاشم علی صاحب اور محمد حسین خان صاحب صاحب مطبع مصطفائی
نے ایک رسالہ تحفہ جمالی نام متضمن قبائح زنا کا واسطے ترجمہ کرنے کے اس ہیچمدان کے پاس میرٹھ سے بھیجا مینے
جو دیکھا تو روایتین اوسکی بے اصل محض پائین اسلیے یہہ رسالہ جداگانہ آیات و احادیث صحیحہ سے تالیف کیا اور نام اسکا
رسالہ مانعۃ الزنا رکھا جانا چاہیے اکثر لوگ جو مصیبت اور طرح بطرح کی خرابیون مین گرفتار ہین محض اپنی شامت اعمال سے
کہ مذہبی کو دین مشرب پا نخیر ایا بعضے کفر و شرک کی باتون مین گرفتار رہتے ہوئے بعضے شرابخواری اور زناکاری وغیرہ
بری باتون مین پھر بعضے مرتکب زنا وغیرہ کے ہوئے اور بعضے باعث ہوئے اور بعضون نے طرح دی کہ منع نکیا
اوس وبال مین سب گرفتار ہوئے چنانچہ اللہ تعالی فرماتا ہی وَمَآ اَصَابَکُمْ مِّنْ مُّصِیْبَۃٍ فَبِمَا کَسَبَتْ
اَیْدِیْکُمْ یعنی جو تمکو مصیبت پہونچتی ہی بسبب شامت اعمال تمہارے کے ہی آور اور جا ہی فرمایا ہی اِنَّ اللّٰہَ لَا
یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِہِمْ یعنی بلاشبہہ نہین چھینتا ہی اللہ کسی قوم سے نعمت اپنی جب تک کہ وہ
نہ بدلین اوس حالت کو کہ اون مین ہی یعنی اللہ تعالی اپنی نگہبانی اور مہربانی سے محروم نہین کرتا کسی قوم کو جو
ہمیشہ اوسکی طرف سے رہی ہی جب تک کہ وہ اپنے اچھے حال کو گناہون سے نہ بدلین اور فرمایا فَلَعَنَّا

الذین یخالفون عن امرہ ان تصیبہم فتنۃ او یصیبہم عذاب الیم یعنی پس چاہیے کہ
ڈرتے رہیں وہ لوگ کہ خلاف کرتے ہین اللہ کے حکم کا اس سے کہ آ پہنچے اونکو بلا یعنی دنیا مین یا پہنچے
اونکو عذاب دکھ دینے والا یعنی آخرت مین آور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ تعالی فرماتا ہی یعنی
حدیث قدسی مین انا اللہ لا الہ الا انا مالک الملوک وملک الملوک الحدیث یعنی مین اللہ ہون
نہین کوئی معبود مگر مین مالک بادشاہون کا اور بادشاہون کا بادشاہ دل بادشاہون کے میرے ہاتھ مین ہین اور
تحقیق بندے یعنی اکثر بندے جسوقت کہ فرمان برداری کرین میری پھیر دون مین اونکے بادشاہون کے دلونکو
یعنی ظالمون کے دلونکو اونپر ساتھ رحمت شفقت کے اور تحقیق بندے جسوقت کہ نافرمانی کرین میری پھیر دونگا
مین بادشاہون یعنی عادل بادشاہون کے دلون کو ساتھ خفگی اور عذاب کے پس پہنچاوینگے یعنی بادشاہ
اونکے اونکو برے عذاب پس مشغول کرو تم اپنے نفسون کو ساتھ بددعا کرنے کے بادشاہون پر ولیکن مشغول
کرو اپنے نفسون کو ساتھ ذکر کے یعنی ذکر میرے کے اور زاری و خواری کے درگاہ میری مین تاکہ کفایت کرون
مین تمہارے بادشاہون کی شرکو اور باز رکھون اونکو تم سے تمام ہوا مضمون حدیث شریف کا آور فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے ایاکم والمعصیۃ فان بالمعصیۃ حل سخط اللہ یعنی بچاؤ اپنے تئین
گناہ سے پس تحقیق گناہ سے اوترتا ہی غضب خدای تعالی کا پس چاہیے کہ ڈرین خداوند حقیقی سے اور باز آوین
گناہون سے تا نجات پاوین تنگی دنیا اور آخرت کی سے اور روزی فراخ ہو فرماتا ہی اللہ تعالی ومن
یتق اللہ یجعل لہ مخرجا ویرزقہ من حیث لا یحتسب یعنی جو کوئی ڈرے اللہ سے کرتا ہی اللہ
اوسکے لیے جگہہ نجات کی اور رزق دیتا ہی اوسکو اوس جگہہ سے کہ نہین گمان کرتا ہی فرمایا آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے کہ مین جانتا ہون ایک آیت اگر عمل کرین لوگ اوسپر تو کفایت کرے اونکو یہی آیت آور
حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے منقول ہی کہ فرمایا اونھون نے اندھیرا پانچ ہین اور چراغ بھی اونکے
لیے پانچ ہین محبت دنیا کی اندھیری ہی اور چراغ اوسکا تقوی ہی آور گناہ اندھیری ہی اور چراغ اوسکا توبہ ہی
آور قبر اندھیری ہی اور چراغ اوسکا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ہی آور آخرت اندھیری ہی اور چراغ اوسکے
لیے عمل صالح ہی آور پل صراط اندھیری ہی اور چراغ اوسکا یقین ہی پس بچاؤ اس دنیا فانیہ کی لذتونمین گرفتار
ہوکر آخرت باقیہ کی نعمتین برباد نکرو کہ یہان کی سب چیزین اور لذتین فنا ہونے والی ہین اور وہان کی نعمتین
باقی پاک پروردگار فرماتا ہی ما عندکم ینفد وما عند اللہ باق یعنی جو کچھ تمہارے پاس ہی

فانی ہی اور جو کچھہ اللہ کے پاس ہی باقی ہی آب بعد اس تمہید کے سنا چاہیے کہ بعضے لوگ جو زناکاری اور
اغلام وغیرہ افعال بد مین گرفتار ہین کچھہ برائیان اونکی جو قرآن وحدیث مین آئی ہین لکھی جاتی ہین تا اوس حرکت بد
سے مرد وعورت باز آوین فرماتا ہی اللہ تعالی شانہ وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنَا إِنَّهُ كَانَ فَاحِشَةً وَسَاءَ سَبِيلًا
یعنی پاس بھی نہ پھٹکو زنا کے کہ بلاشبہہ وہ ہی بیحیائی اور بری راہ اور فرمایا إِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّيَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ
مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَالْإِثْمَ وَالْبَغْيَ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَأَنْ تُشْرِكُوا بِاللَّهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهِ سُلْطَانًا وَأَنْ تَقُولُوا
عَلَى اللَّهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ یعنی تو کہہ میرے رب نے منع کیا ہی بیحیائی کے کامون سے یعنی کبائر سے مانند
زنا کے جو کھلے ہین اون مین اور جو چھپے اور مطلق گناہون سے اور زیادتی ناحق سے اور اس سے کہ شریک
کرو اللہ کا جسکی اوسنے سند نہین اوتاری اور اس سے کہ جھوٹہہ بولو اللہ پر جو تمکو معلوم نہین آور فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے مَا مِنْ قَوْمٍ يَظْهَرُ فِيهِمُ الزِّنَا إِلَّا أُخِذُوا بِالسَّنَةِ وَمَا مِنْ قَوْمٍ يَظْهَرُ فِيهِمُ الرُّشَا إِلَّا أُخِذُوا بِالرُّعْبِ
یعنی نہین کوئی قوم کہ ظاہر ہوا وسمین زنا مگر کہ پکڑے جاتے ہین ساتھہ عذاب قحط کے اور نہین کوئی قوم کہ
ظاہر ہوا وسمین رشوت مگر کہ پکڑے جاتے ہین ساتھہ خوف کے آور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے
منقول ہی کہ فرماتے ہین وہ نہین ظاہر ہوتی خیانت کسی قوم مین مگر کہ ڈالتا ہی اللہ تعالی اونکے دلین خوف
اور نہین پہیلتا زنا کسی قوم مین مگر کہ کثرت ہوتی ہی اوسمین موت کی اور نہین ناقص کرتی کوئی قوم پیمانہ اور
ترازو کو مگر کہ قطع کیا جاتا ہی اون سے رزق اور نہین حکم کرتی کوئی قوم بغیر حق کے مگر کہ پہیلتا ہی اون مین کشت وخون
اور نہین عہد شکنی کرتی کوئی قوم مگر کہ مسلط ہوتا ہی اونپر دشمن آور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس
حالت مین کہ گرد اونکے ایک جماعت تھی اصحاب سے کہ بیعت کرو مجھسے یعنی عہد کرو اسپر کہ نہ شریک کرو
ساتھہ اللہ کے کسیکو اور نہ چوری کرو اور نہ زنا کرو یہہ ٹکڑا ہی حدیث بڑی کا کہ کتنی ہی چیزونکا حضرت نے عہد لیا
جو چاہے مشکوۃ کے باب الایمان مین دیکھہ لے آور ایک روایت مین ہی کہ ایک شخص نے حضرت سے
کتنے ہی گناہ بڑے پوچھے اور آپ نے بیان فرمائے چنانچہ منجملہ اونکے یہہ بھی فرمایا أَنْ تُزَانِيَ حَلِيلَةَ
جَارِكَ یعنی گناہ کبیرہ یہہ بھی ہی کہ زنا کرے تو اپنے ہمسایہ کی بیوی سے زنا تو مطلق برا اور کبیرہ ہی لیکن
یہہ سب سے بدتر ہی واسطے اہتمام شان کے خاص اوسکو بیان فرمایا آور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
لَا يَزْنِي الزَّانِي حِينَ يَزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ یہہ بھی ٹکڑا ہی حدیث بڑی کا ترجمہ ساری حدیث کا یہہ ہی
نہین زنا کرتا زنا کرنے والا جسوقت کہ زنا کرتا ہی اور ہو وہ مومن یعنی زانی زنا کے وقت پورا مومن نہین رہتا

اور نہین چوری کرتا چوری کرنے والا جسوقت کہ چوری کرتا ہی اور وہ ہو مومن اور نہین شراب پیتا شراب پینے
جسوقت کہ پیتا ہی اور وہ ہو مومن اور نہین لوٹتا لوٹنا کہ اوٹھاوین لوگ طرف اوسکے بیچ اوس لوٹ کے آنکھین
اپنی اوسوقت کہ لوٹتا ہی اور ہو وہ مومن یعنی آشکارا لوٹتا ہی کہ لوگ اوسکو دیکھتے ہین اور نالہ کرتے ہین اور دفع
نہین کر سکتے اور نہین خیانت کرتا ایک تمہارا جسوقت کہ خیانت کرتا ہی اور ہو وہ مومن پس بچو تم بچو تم یعنی ان
گناہون سے روایت کی ب م اور ابن عباس کی روایت مین یہہ زیادہ ہی اور نہین قتل کرتا جسوقت کہ قتل کرتا ہی
اور ہو وہ مومن کہا عکرمہ نے کہ کہا مینے واسطے ابن عباس کے کہ کسطرح نکالا جاتا ہی ایمان اوس سے کہا اونھون نے
اسطرح اور بیچ دیا درمیان انگلیون اپنی کے پھر نکالا اونکو فرمایا اگر توبہ کرتا ہی عود کرتا ہی طرف اوسکے
اسطرح سے اور پھر بیچ دیا درمیان انگلیون اپنی کے **ف** یعنی پنجہ ایک ہاتھہ کا درمیان دوسرے ہاتھہ کے ڈالکر
نکالا کہ پہلے ایمان آدمی کے ساتھ اسطرح ملا ہوا تھا پھر یون نکل آتا ہی پھر اگر توبہ کرتا ہی تو پھر یہہ جوڑ آجاتا ہی اور فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ سلم نے جسوقت کہ زنا کرتا ہی بندہ نکل جاتا ہی اوس سے ایمان پس ہوتا ہی اوسکے سر پر مانند سایبان کے
پس جبکہ فارغ ہوتا ہی اوس عمل سے پھر آتا ہی طرف اوسکے ایمان نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داؤد نے اور معراج کی حدیث مین
بزار و طبرانی نے ابی ہریرہ سے روایت کیا ہی ثُمَّ اَتٰی عَلٰی قَوْمٍ عَلٰی اَقْبَالِهِمْ رِقَاعٌ وَعَلٰی اَدْبَارِهِمْ رِقَاعٌ يَسْرَحُوْنَ كَمَا
تَسْرَحُ الْمَاشِيَةُ يَاْكُلُوْنَ الضَّرِيْعَ وَالزَّقُّوْمَ وَرَضْفَ جَهَنَّمَ وَهُمْ مَانِعُوا الزَّكٰوةِ وَبِقَوْمٍ
بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ لَحْمٌ نَضِيْجٌ طَيِّبٌ فِيْ قُدُوْرٍ لَا يَاْكُلُوْنَهُ وَلَحْمٌ خَبِيْثٌ مُنْتِنٌ فِيْ قُدُوْرٍ
يَاْكُلُوْنَهُ وَهُمُ الَّذِيْنَ يَتْرُكُوْنَ حَلَالَ اَزْوَاجِهِمْ وَيَطْلُبُوْنَ الْحَرَامَ
یعنی پھر گذرے حضرت صلی اللہ علیہ سلم شب معراج مین ایک قوم پر کہ اونکے آگے کے ستر پر چیتھڑے تھے اور پیچھے کے ستر
پر بھی تھے جیسے کہ چرتے ہین مواشی کھاتے تھے ضریع اور سیند ہی اور گرم پتھر جہنم کے اور وہ نہ دینے والے زکوۃ کے
تھے اور گذرے آپ ایک قوم پر کہ آگے اونکے گوشت ہی پکا ہوا ستھرا ہانڈیون مین نہین کھاتے ہین اوسکو اور گوشت ہی
برا سڑا ہوا ہانڈیون مین اوسکو کھاتے ہین اور وہ لوگ تھے کہ چھوڑ رکھا تھا اونھون نے حلال جوروئین اپنی کو اور طلب کرتے
تھے حرام یعنی حرام کاری کرتے تھے اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ سلم نے کہ دنیا شیرین سبز ہی اور اللہ تعالی نے
خلیفہ کیا ہی تمکو اوسمین پس دیکھتا ہی کہ کیسے عمل کرتے ہو فَاتَّقُوا الدُّنْيَا وَالنِّسَآءَ فَاِنَّ اَوَّلَ فِتْنَةِ
بَنِيْ اِسْرَآئِيْلَ كَانَتْ فِي النِّسَآءِ روا مسلم یعنی پس ڈرو تم دنیا اور عورتون سے اسلیے کہ اول فتنہ بنی اسرائیل
کا تھا عورتون مین نقل کی یہہ مسلم نے **ف** اس فتنہ کے بیان مین بعضے شارحین حدیث نے یون لکھا ہی کہ ایک

بامرا ایک شخص بنی اسرائیلیوں میں سے یا کنعانیوں میں سے تہا بنے والا شہر جبارون کا شہر بلقا رکا اسم اعظم جانتا تہا اور
مجاب الدعوات تہا جس وقت کہ موسی علیہ السلام ساتھہ بقصد جنگ جبارون کے ولایت شام میں پہنچ میں بنی کنعان کے اوس سے
تو قوم بلعم کی اوسکے پاس آئی اور کہا کہ موسی ساتھہ لشکر بہت سے کے ہمارے نکالنے اور قتل کرنے کے لیے آیا ہی دعا کر کہ ہم سے
پہر جاوے بلعم نے کہا کہ جو کچھہ کہ میں جانتا ہون تم نہیں جانتے پیغمبر خدا پر اور مومنون پر کیونکر بددعا کرون اور اگر کرون تو
دنیا اور آخرت میری دونون برباد جاوینگی اوسکی قوم نے بہت منت سماجت کی اوسنے کہا کہ خیر طلب خبر کی خدا سے کرتا ہون تو
دیکہون کیا حکم ہوتا ہی اور وہ بدون طلب خبر کے کوئی کام نہیں کرتا تہا جب طلب خبر کی اوسنے کی تو خواب میں کہا گیا کہ پیغمبر
اور مومنون پر بددعا مکر بلعم نے اپنی قوم سے یہہ خواب بیان کیا اوسکی قوم تحفے اوسکے لیے لائی اور بہت عجز و الحاح
اور تکرار اور تضرع و زاری کی حتی کہ اوسکو فتنے میں ڈالا بلعم بقصد دعا کے اپنے گدہے پر سوار ہوکر متوجہ ہوا طرف پہاڑ حسبان
کے کہ مشرف تہا حضرت موسی علیہ السلام کے لشکر پر راہ میں کئی بار گدہا اوسکا زمین پر گرا اور بہت مار پیٹ کر اوسکو کہڑا
کرتا تہا آخر الامر گدہا اوسکا اذن الہی سے بولا کہا وای تجکو ای بلعم نہیں دیکہتا تو کہ کہاں جاتا ہی ملائک آگے میرے آکر مجہکو پہیرتے
ہیں بلعم گدہے کو چہوڑ کر پیادہ پا پہاڑ کے اوپر چڑہا اور دعا کی جو کلمہ کہ بنی اسرائیل کے حق میں زبان سے نکالا چاہتا تہا
قدرت حق سے بجای بنی اسرائیل کے نام بلعم کی قوم کا جاری ہوتا تہا اوسکی قوم نے کہا کہ پہر دعا بد کرتا ہی تو اوسنے کہا
کہ حق تعالی مجہہ پر اسکو غالب کرتا ہی یعنی میں ناچار ہون بے اختیار میری زبان سے نام قوم کا نکلتا ہی پہر زبان اوسکی اوسکے
مونہہ سے نکل کر اوسکے سینے پر پڑی اور کہا کہ دنیا اور آخرت میری گئی گذری اب کچھہ حیلہ کرنا چاہیے وہ یہہ ہی کہ اپنی عورتونکو
آراستہ کر کر اشیا اونکے ہاتہوں میں دیکر بنی اسرائیل کے لشکر میں بحیلہ بیچنے اون اشیا کے بہیجو اور اونکو حکم کرو کہ اگر کوئی بنی اسرائیل
سے کسی عورت کو بلاوے تو انکار نکرے اگر ایک بہی زنا میں گرفتار ہوگا تو ہم تمہاری فتح ہو جاویگی قوم بلعم نے ایسا ہی کیا
جب عورتین اونکی بنی اسرائیل کے لشکر میں آئین تو ایک عورت کستی بنت صور نام کنعانیہ آگے ایک مرد کے امیرون بنی اسرائیل کے
سے کہ زمری بن شلوم نام تہا اور رئیس تہا گروہ شمعون کا گذری اور وہ اوس عورت کو دیکہکر فریفتہ جمال اوسکے کا ہوا اور ہاتہہ
اوس عورت کا پکڑ کر حضرت موسی علیہ السلام کے آگے لیگیا اور کہا اسکو مجہہ پر حرام کہتے ہو موسی علیہ السلام نے فرمایا ہان
حرام ہی ہرگز اسکے پاس نجا زمری نے کہا کہ اس امر میں مطیع تیرا نہیں ہونے کا اور اوس عورت کو اپنے خیمے میں لیجا کر اوسکے
ساتھہ زنا کیا حق تعالی نے اوسکی شامت سے طاعون یعنی وبا اوپر لشکر بنی اسرائیل کے بہیجی کہ ایک ساعت میں ستر ہزار آدمی
ہلاک ہوے فنحاص بن العیزار بن ہارون مرد قوی اور داروغہ حضرت موسی علیہ السلام کا تہا اس امر سے خبر پاکر حربہ اپنا
لیکر زمری کے خیمے میں آکر اوسکو اور اوس عورت کو ایک حربہ سے مارا اور کہا الہی ہمکو بسبب معصیت اوس شخص کے ہلاک

[illegible]

کرتا ہی تو اوس وقت سے طاعون نے ہوا تمام ہوئی یہہ حکایت اور یہہ تفسیر بحر العلوم مین معالم سے نقل کی ہی اب یہہ جگہہ
غور کی ہی کہ اسکو سنکر مرد و عورت عبرت پکڑین کہ ایک زنا کی شامت سے کیا کچھہ ہوا کہ ستر ہزار آدمی مرے چہ جای کہ جہان ہزارون
زنا ہوون اور حدیث شریف مین آیا ہی کہ ایک روز صبح کی نماز کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آج کی رات مینے دیکھا
یعنی خواب مین دو شخصون کو کہ آئے میرے پاس اور پکڑے دونو ہاتھہ میرے اور نکالا مجھکو طرف زمین پاک کے یعنی شام کے پس ناگہان
ایک شخص بیٹھا ہوا ہی اور ایک شخص کھڑا ہی اوسکے ہاتھہ مین آنکڑا ہی لوہیکا ڈالتا ہی اوسکو بیٹھے ہوئے کے گلے مین اور چیرتا ہی
اوسکو یہانتک کہ پہونچتا ہی چیر اوسکی گدی تک پھر کرتا ہی ساتھہ گلے دوسرے اوسکے کے مانند اوسی کے یعنی انکڑے سے گدی
تک چیرتا ہی اور ملجاتا ہی گلا اوسکا یہہ پھر عود کرتا ہی پس کرتا ہی مانند اوسی کے یعنی ہر بار گلے چیرتا ہی اور جب ملجاتے مین پھر چیرتا ہی
یون ہی کرتا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے مین کہ کہا مینے اون دو شخصون سے کہ کیا ہی یہہ کہا اون دونون نے چلو یعنی پوچھو مت چلے چلو کہ اور عجائب
دیکھنے مین تعبیر اوسکی معلوم ہو جائیگی پس چلے ہم یہانتک کہ آئے ہم اوپر ایک شخص کے کہ لیٹا ہوا تھا چت اور ایک شخص کھڑا تھا اوسکے
سر پر لیا پتھر لیے ہوئے کہ جسکے ہاتھہ بھر جاتے یا فرمایا بڑا پتھر لیے ہوئے کچلتا ہی سر اوسکا پس جسوقت مارتا ہی اوسکو لڑھکجاتا
پتھر پس جاتا ہی وہ طرف اوس پتھر کے تاکہ لاوے اوسکو مارنے کے لیے پس نہین پھرتا طرف اوسکے یہانتک کہ ملجاتا ہی سر اوسکا اور ہو جاتا
سر اوسکا جیسا کہ تھا پھر عود کرتا ہی طرف اوسکے اور مارتا ہی اوسکو پس کہا مینے کیا ہی یہہ کہا اون دونون نے چلے چلو پس چلے ہم
یہانتک کہ آئے ہم طرف ایک گڑھے کے کہ تھا مانند تنور کے اوپر اوسکا تنگ تھا اور نیچا اوسکا کشادہ جلتی تھی نیچے اوسکے
آگ پس جسوقت کہ اوپر اوٹھتی آگ اوپر اوٹھتے آدمی کہ تھے آگ مین یہانتک کہ قریب تھا کہ باہر نکل پڑین اور جسوقت کہ
پست ہوتا تھا شعلہ آگ کا پھر گر پڑتے اوسمین اور اوس آگ مین تھے کتنے ایک مرد اور کتنی ایک عورتین ننگی پس کہا مینے
کیا ہی یہہ کہا اون دونون نے کہ چلے چلو پس چلے ہم یہانتک کہ آئے ہم ایک نہر پر کہ بھری ہوئی تھی خون سے اوسمین ایک شخص
تھا کھڑا ہوا بیچ نہر کے اور نہر کے کنارے پر ایک شخص تھا کہ آگے اوسکے پتھر رکھے تھے پس آگے آیا وہ شخص کہ بیچ مین تھا
نہر کے پس جسوقت کہ ارادہ کرتا ہی یہہ کہ نکلے پھینکتا ہی پتھر وہ شخص کہ کنارے پر تھا اوسکے موہنہ مین پس پھیر دیتا ہی اوسکو
جس جگہہ تھا پس جب آتا ہی وہ تاکہ نکلے پھینکتا ہی کنارے والا بیچ موہنہ اوسکے کے پتھر پس پھرتا ہی اوسی جگہہ جیسا کہ تھا پس
کہا مینے کیا ہی یہہ کہا اون دونون نے چلے چلو پس چلے ہم یہانتک کہ پہونچے ہم طرف ایک باغ سبز کے اوسمین تھا ایک
درخت بڑا اور اوسکی جڑ مین ایک بوڑھا ہی اور لڑکے اور ناگہان وہان ایک اور شخص ہی نزدیک درخت کے آگے اوسکے
آگ ہی کہ جلاتا ہی اوسکو پس لے چڑھے مجھکو دونون شخص درخت پر اور داخل کیا مجھکو ایک گھر مین کہ تھا بیچ درخت کے
نہین دیکھا مینے کبھی بہتر اوس گھر سے اوسمین کتنے مرد مین بڈھے اور جوان اور عورتین اور لڑکے پھر نکالا اون دونون نے

مجھکو اوس گھر سے اور لے چڑھے مجھکو اوپر درخت کے پھر داخل کیا مجھکو ایک گھر مین کہ وہ بہت اچھا اور افضل تھا پہلے
گھر سے اوسمین تھے بڈھے اور جوان پس کہا مینے واسطے اون دونون کے کہ تحقیق تمنے بہت پھرایا مجھکو آج کی رات پس
خبر دو مجھکو اوس چیز سے کہ دیکھی مینے کہا اون دونون نے کہ ہان خبر دیتے ہین ہم اپر وہ شخص کہ دیکھا تمنے اوسکو کہ چیرے جاتے
ہین کلے اوسکے پس وہ شخص جھوٹا ہی بولتا ہی جھوٹ پس نقل کی جاتی ہین جھوٹی باتین اوس سے یہانتک کہ پہونچتی ہین اطراف
زمین مین پس کیا جاتا ہی ساتھ اوسکے جو کچھ کہ دیکھا تمنے قیامت تک آور وہ شخص کہ دیکھا تمنے اوسکو کہ کچلا جاتا ہی سر اوسکا
پس وہ شخص ہی کہ سکھلایا اوسکو اللہ تعالی نے قرآن یعنی توفیق دی اوسکے سیکھنے کی پھر سو رہا اوس سے رات کو اور نہ عمل کیا
دنکو موافق اوس چیز کے کہ قرآن مین ہی کیا جاتا ہی ساتھ اوسکے جو کچھ کہ دیکھا تمنے قیامت تک آور وہ کہ دیکھے تمنے تنور مین
پس وے زناکار ہین آور جسکو دیکھا تمنے نہر مین وہ سود خور ہی آور وہ بوڑھا کہ دیکھا تمنے اوسکو بیچ جڑ درخت کے ابراہیم علیہ السلام
تھے اور لڑکے گرد اونکے پس اولاد ہی آدمیون کی آور وہ شخص کہ جلاتا ہی آگ مالک ہی داروغہ دوزخ کا آور گھر پہلا کہ داخل
ہوئے تم اوسمین گھر ہی عامہ مومنین کا یعنی وہ بہشت ہی کہ جسمین تمام مومنین ہونگے اور یہ پر یہہ گھر پس گھر ہی شہیدون کا
اور مین جبرئیل ہون اور یہہ میکائیل ہین اور اوٹھاؤ تم سر اپنا پس اوٹھایا مینے سر اپنا پس ناگہان اوپر میرے مانند ابر کے
تھا یعنی نہایت بلندی مین اور ایک روایت مین مانند ابر سفید کے کہا اون دونون شخصون نے کہ ہی یہہ مکان آپکا کہا مینے کہ
چھوڑو مجھکو کہ داخل ہون مین اپنے مکان مین کہا اون دونون نے کہ باقی رہی ہی عمر تمھاری نہین پورا کیا تمنے اوسکو پس اگر پورا
کروگے تم اوسکو داخل ہوگے اپنے مکان مین تمام ہوا خواب حضرت کا اور خواب حضرت کا بھی ایک قسم معراج سے ہی کہ اوسکو
معراج منامی کہتے ہین اور اسمین بھی تنبیہ والے کے لیے طرح بطرح کی تنبیہین ہین اللہ تعالی ہماری غفلتین دور کر کر
راہ حق دکھاوے آور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مَلْعُوْنٌ مَنْ عَمِلَ عَمَلَ قَوْمِ لُوْطٍ یعنی لعنت کیا گیا ہی
وہ شخص کہ کرے کام قوم لوط کا یعنی اغلام روایت کیا اسکو رزین نے آور اونکی ایک روایت مین ابن عباس سے ہی کہ حضرت
علی رضی اللہ عنہ نے جلا دیا فاعل و مفعول کو اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ڈہا دی اوپر دیوار آور فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے لَا یَنْظُرُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اِلٰی رَجُلٍ اَتٰی رَجُلًا اَوِ امْرَاَةً فِیْ دُبُرِهَا
یعنی نہین دیکھیگا اللہ عز وجل نظر رحمت سے طرف اوس شخص کے کہ بدفعلی کرے مرد سے یا عورت سے اوسکی دبر مین
یہہ دونو روایتین مشکوۃ کے باب حدود مین ہین آس شہوت کی بڑی بڑی آفتین ہین بچاوے اللہ تعالی اسکی برائی سے
ایک قسم اسکی سحاق ہی یعنی چپٹی بازی کہ عورت عورت سے حرکت کرتی ہی اسکو بھی اہل علم نے لکھا ہی السحاق
من الکبائر یعنی چپٹی بازی کبیرہ گناہون سے ہی آور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی بطریق مذمت کے فرمایا کہ یہی

ہست مین بعضے لوگ ایسے ہونگے کہ مرد مرد سے حرکت کرینگے اور عورت عورت سے ایسا ہی کچھہ مضمون ایک
حدیث مین ہو کتاب کہ جسمین یہہ حدیث ہی بالفعل موجود نہین اللہ تعالی کمی زیادتی کو معاف فرماوے اور ایک آفت اوسکی
جلق ہی کہ ہاتھہ مین انزال کرتے ہین اوسکے حق مین آیا ہی نَاكِحُ الْيَدِ مَلْعُوْنٌ یعنی ہاتھہ سے بدفعلی کرنے والے
لعنت کی گئی ہی اور آفت اونکی یہہ ہی کہ بعضے لوگ اس وقت کی لونڈیون کو حلال وطیب سمجھتے ہین اور صحبت کرتے ہین
حالانکہ وہ شرعی لونڈیان نہین ہین کہ جن سے صحبت درست ہو چنانچہ رسالہ مظہر الحق مین استفتا متضمن اوسکے بیان کا مع ایات
معتبرہ کے بیان کے علما کی مہرون سے مزین نقل کیا گیا ہی جو چاہے اوسمین سے دیکھہ لے اور جو چیزین کہ باعث زنا ہین
اونسے بھی بچنا ضروری ہی لہذا بجملا ایک لکھتا ہی چنانچہ حدیث مین آیا ہی اَلنَّظَرُ سَهْمٌ مِّنْ سِهَامِ اِبْلِيْسَ
یعنی نظر تیر ہی ابلیس کے تیرون مین سے اور روایت مین ہی ذکر احدیث کا یعنی زنا آنکھہ کا دیکھنا یعنی نظر حرام اور زبان کا
بولنا یعنی عورتون نامحرم سے کلام شہوت انگیز کرنے الخ پس یہہ جو مرد و عورت بے پردہ اور خلا ملا رہتے ہین خصوصا
قرابتی نامحرم مانند خالہ پھوپھی وغیرہا کی بیٹیون کے اس سے بڑی آفت برپا ہوتی ہی بیان اسکا مفصل تحفۃ الزوجین مین
مینے لکھا ہی وہین دیکھنا چاہیے اور یہہ جو ابتدائی سال مین مینے لکھا ہی کہ بعضے باعث ہوے وہ ایک تو کٹنے اور کٹنیان
ہین کہ جو پیام کرتے ہین مرد و عورت مین حرام کاری کا اور ایک وہ ہین کہ اپنے اہل و عیال مین حرام کاری وغیرہ افعال کو روا
رکھتے ہین ہر دو کا حدیث مین مذکور ہین کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ثَلٰثَةٌ قَدْ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمُ الْجَنَّةَ
مُدْمِنُ الْخَمْرِ وَالْعَاقُّ وَالدَّيُّوْثُ الَّذِيْ يُقِرُّ فِيْ اَهْلِهِ الْخُبْثَ رواہ احمد والنسائی یعنی تین
شخصون پر اللہ تعالی نے جنت حرام کی ہی ایک تو ہمیشہ شراب پینے والا اور دوسرا نافرمان ماں باپ کا اور تیسرا دیوث
جو کہ روا رکھے اپنے اہل عیال مین ناپاکی کو نقل کی یہہ احمد و نسائی نے ف اہل عیال مین یعنی اپنی بیوی لونڈی قرابتی کے
حق مین روا رکھے ناپاکی کو یعنی زنا کو یا مقدمات زنا کو مانند بوس کنار وغیرہ کے اور انھین کے حکم مین ہین تمام گناہ مانند پینے
شراب کے اور ترک کرنے غسل جنابت کے اور مانند اسکے یعنی اگر مثلا بیوی کو دیکھے شراب پیتے یا ترک کرتے غسل جنابت کو اور
منع نکرے تو وہ بھی دیوث کے حکم مین ہی اسلیے کہ کہا طیبی نے کہ دیوث وہی کہ دیکھے اپنے اہل مین بری چیز اور نہ غیرت کرے
اوسپر اور نہ منع کرے اونکو اوس سے انتہی یہہ ملا علی قاری نے مرقاۃ مین لکھا ہی تس اس سے معلوم ہوا کہ اپنے گھر والونکو تمام
بیحیائی اور گناہون کی باتون سے منع کرنا چاہیے پس جو کہ زناکاری اور چھنالبازی کو روا رکھے اپنے گھر والون مین اوسکا دیوث
ہونا تو ظاہر ہی اور جو کہ اپنے گھر والون کے لیے بے پردگی اور خلا ملا رہنے کو اور ہمکلام ہونے کو ساتھہ اجنبیون کے اور اور بری
باتون کو روا رکھے وہ بھی دیوث ہی عیاذا باللہ منہ اور کہا ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ نے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے

عَشَرَةُ أَصْنَافٍ مِّنْ أُمَّتِي لَا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ إِلَّا مَنْ تَابَ أُولٰئِكَ هُمُ الْقَلَّاعُ وَالْجَيُّوفُ وَالْقَتَّاتُ
وَالدَّيْبُوبُ وَالدَّيُّوثُ وَصَاحِبُ الْعَرْطَبَةِ وَصَاحِبُ الْكُوبَةِ وَالْعُتُلُّ وَالزَّنِيمُ وَالْعَاقُّ لِوَالِدَيْهِ
یعنی دس قسم ہست میری سے داخل نہ ہونگیں بہشت میں مگر جسنے توبہ کی پہلا اونکا قلاع ہی اور جیوف اور قتات اور دیوب
اور دیوث اور صاحب عرطبہ ور صاحب کوبا اور عتل ورزنیم اور نافرمان اپنے ماں باپ کا کہا گیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کون ہی قلاع فرمایا وہ شخص کہ چغلے لگے امیروں کے اور کہا گیا کون ہی جیوف فرمایا کفن چور ہی اور کہا گیا کون ہی قتات
فرمایا چغلخور اور کہا گیا کون ہی دیوب فرمایا وہ کوئی کہ اکٹھی کرے اپنے گھر میں لونڈیاں واسطے گانے یعنی زناکاری اور گانے
بجانے کے لیے اور کہا گیا کون ہی دیوث فرمایا وہ شخص کہ غیرت نکرے اپنی بیوی پر اور کہا گیا کون ہی صاحب عرطبہ فرمایا
وہ شخص کہ بجاوے طبل اور کہا گیا کون ہی صاحب کوبہ فرمایا وہ شخص کہ بجاوے طنبور اور کہا گیا کون ہی عتل فرمایا وہ شخص کہ
نہ بخشے گناہ اور نہ مانے عذر اور کہا گیا کون ہی زنیم فرمایا وہ شخص کہ پیدا ہوا زنا سے اور بیٹھے شاہراہ پر اور غیبت کرے لوگوں کی
اور عاق مشہور ہی آور بڑے باعث وہ بھی ہیں کہ جو اپنے قرابت کی بیوہ کو نکاح سے روکتے ہیں ناچار وہ بیچاریاں بغلبۂ شہوت
حرام کاری میں گرفتار ہو جاتی ہیں یہہ نکاح سے روکنے والے ونکو حاجت زناکاری کی پڑتی اور یہہ کفر صریح ہی کہ دوسرے نکاح کو
عیب جانے چنانچہ عروس المومنین میں یہہ مضمون مفصل لکھا ہی اور اکثر کتابوں میں علما کی مہروں کا بھی وسمیں داخل ہی
اس مضمون کا کہ جو کوئی اسے برا جانتا کفر ہی معاذ اللہ منہ اور یہہ جو اوپر میں نے لکھا کہ بعضے طرح دیتے تھے سو یہ بھی حدیث آیا ہی کہ فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہرگز نہیں یوں قسم اللہ کی البتہ حکم کرو اچھی باتوں کا اور البتہ منع کرو بری باتوں سے اور منع
کرو ظالم کو ظلم سے اور کھینچو اوسکو حق کی طرف کھینچنا اور روکو اوسکو حق پر روکنا والا البتہ سیاہ کردیگا اللہ تعالیٰ ان بعضوں
کے یعنی جنہوں نے گناہ نہیں کیے ہیں بسبب شامت گناہگاروں کے یعنی پس ہو جاوینگے بعضوں کے دل سخت اور بعید قبول کرنے
خیر و رحمت سے بسبب معاصی کے اور بسبب مخالطت بعض اونکے کے بعض سے پھر لعنت کریگا اللہ تمکو جیسے کہ لعنت کی
بنی اسرائیل کو یہہ حدیث مشکوۃ کے باب الامر بالمعروف میں ہی حاصل یہہ کہ عند القدرت بری باتوں کو دیکھکر طرح نہ دینی
بلکہ منع کرنی اونسے اور ہر شخص کو لازم ہی کہ اپنے مالک حقیقی کی طرف رجوع کرے اور رویا کرے اپنے گناہوں پر اور سو بار استغفار
ہر روز پڑھا کرے اور دعا کیا کرے رَبَّنَا ظَلَمْنَا أَنْفُسَنَا وَإِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُونَنَّ
مِنَ الْخٰسِرِيْنَ اور رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ
اور فتاوی عالمگیری میں لکھا ہی کہ لائق ہی مسلمان کو یہہ کہ پڑھا کرے اس دعا کو صبح و شام اسلیے کہ یہہ سبب ہی بچنے کا
دنیا شرک و کفر سے بسبب وعدہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ أَنْ أُشْرِكَ

بِكَ شَيْئًا وَّاَنَا اَعْلَمُ وَاَسْتَغْفِرُكَ لِمَا لَا اَعْلَمُ اور حضرت شیخ عبد الحق نے لکھا ہی کہ جو کوئی
دس بار اس دعا کو ہر روز پڑھا کرے درجہ ابدال کا پاوے اَللّٰهُمَّ اَصْلِحْ اُمَّةَ مُحَمَّدٍ وَّفَرِّجْ عَنْ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ
وَّارْحَمْ اُمَّةَ مُحَمَّدٍ یہ دعا بھی مناسب ہی اسوقت کے حال کے اسکو بھی پڑھا کریں تو خوب ہی
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اَوَّلًا وَّاٰخِرًا وَّظَاهِرًا وَّبَاطِنًا اَللّٰهُمَّ وَفِّقْنَا لِمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰى وَصَلِّ عَلٰى
نَبِيِّنَا وَسَيِّدِنَا وَشَفِيْعِنَا اَبَدًا اَبَدًا بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ

تمت

الحمد للہ والمنۃ کہ رسالہ ماتقدم از نا اہتمام امیدوار رحمت یزدان محمد عبد الرحمن بن حاجی محمد روشن خان مغفور ساکن
مقام کانپور محلہ بنگالی پور مطبع نظامی مہینے رمضان شریف سنہ ۱۲۸۱ ہجری مین چھپ کر طیار ہوا

ترکیب صلوٰۃ التسبیح موسوم بہ توشۂ آخرت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد حمد اور صلوٰۃ کے معلوم کیا چاہیے کہ فرمایا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ پڑھو تم صلوٰۃ التسبیح کو ہر روز ایک بار
یا ہفتے مین ایکبار یا مہینے مین ایکبار یا برس مین ایکبار یا تمام عمر مین ایکبار تاکہ بخشے اللہ تعالیٰ تمہارے گناہ چھپے ہون یا کھلے
صغائر ہون یا کبائر عمدًا یا سہوًا غرضکہ واسطے مغفرت تمام گناہون کے پڑھے عورت ہو یا مرد سبکو اسکی عادت کرنی چاہیے
جاننا چاہیے کہ اول چار رکعت نفل کی نیت کرے اور بموجب حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہ کے بعد قرارت کے پندرہ بار
سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ پندرہ بار پھر رکوع مین
بعد سبحان ربی العظیم کے دس بار پھر رکوع سے کھڑا ہو کر قومہ مین دس بار پھر سجدے مین بعد سبحان ربی الاعلیٰ کے دس بار پھر
بیٹھکر جلسے مین دس بار پھر دوسرے سجدے مین اسیطرح دس بار پھر بعد دونون سجدون کے بیٹھکر دس بار پڑھے پھر دوسری رکعت مین کھڑا ہو کر اسیطرح
پڑھے پھر قعدے مین التحیات اور درود اور دعا پڑھ کر اسکے بعد کلمہ تمجید ہرگز نہ پڑھے اسیطرح باقی دونون رکعتون مین پچھتر پچھتر بار پڑھے
موافق ترکیب کو رہے اور جب تیسری رکعت کو کھڑا ہو سبحانک اللہم اور اعوذ اور بسملہ پڑھ کر قرارت کرے اور تسبیح پڑھے پس چارون
رکعتون مین تین سو بار ہوا اور جو اس نماز مین سہو واقع ہو تو سہو کے سجدے مین تسبیح نہ گنے کس لیے کہ سہو تسبیح کے باعث
پڑھنا نہین آیا اور قرارت مین پڑھنا سورہ الہٰکم التکاثر کا رکعت اول مین اور والعصر کا دوسری مین اور قل یا ایہا الکافرون کا تیسری مین
اور اخلاص کا چوتھی مین مستحب ہی اور اسکو صلوٰۃ التسبیح کہتے مین اسکا پڑھنا بڑا ثواب ہی اسنادا اسکی اس مختصر مین لکھا دی

اور حسب روایت ترمذی کے عبد اللہ بن مبارک سے ہر رکعت میں پہلے قرأت کے پندرہ بار اور بعد قرأت کے دس بار
ہیں اور بعد دوسرے سجدے کے بیٹھکر تسبیح نہیں پڑھتے اور باقی جا بجا ستر پڑھتے ہیں غرض دونون روایتوں پر عمل درست ہی
چاہیے دونو پر عمل کرے واللہ اعلم بالصواب اب مختصر فضائل تسبیح و تحمید یعنی کلمہ طیبہ کے کہ صلوۃ التسبیح میں پڑھتے ہیں معلوم کرو
فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی کہے ہر صبح شام سبحان اللہ سو بار گویا کہ سو حج ادا کیے اور جو کوئی کہے ہر صبح شام الحمد للہ
سو بار گویا کہ سوار کیا غازیون کو خدا تعالی کی راہ میں سو گھوڑون پر اور جو کوئی کہے ہر صبح و شام سو بار لا الہ الا اللہ تو گویا
آزاد کیے حضرت اسمعیل علیہ السلام کی اولاد سے آزاد کیے اور جو کوئی کہے ہر صبح و شام سو بار اللہ اکبر گویا کہ نہین ویگا کوئی اوس روز
ایسا عمل کہ بہتر ہو اس سے یعنی اسکے برابر کسیکے لیے ثواب نہین ہوگا مگر جو مثل اسکے پڑھے یا زیادہ اس سے اور ثواب
ان کلمون کا برابر ہے ہی ساتھ ثواب تمام کے لیے سوا اونٹون کے اور جو کوئی کہے ان کلمون کو لکھی جاوینگی اوسکے لیے
نیکیان اور دور کیے جاوینگے اوس سے ہزار گناہ اور یہ کلمے جھاڑتے ہیں گناہون کو جیسے کہ جھاڑتا ہی درخت پتے
اور یہ کلمے خزانون جنت سے ہیں قائم مقام ہوتے ہیں قرآن کے اوس شخص کو کہ نہ پڑھ سکے قرآن اور جو کوئی کہے یہ کلمے
لکھی جاوینگی اوسکے لیے بدلے ہر حرف کے دس نیکیان اور جو کوئی کہے ہر صبح و شام لا حول و لا قوۃ الا باللہ العلی العظیم تو بچ
رہتا ہی اللہ تعالی اوس سے شر شیطان سے اور کفایت کرتا ہی اوسکا محتاجی سے اور بلاؤن سے یہ کلمہ شفا ہی ننانوے بیماریون سے اور ادنی اوسکا
ہم یعنی فکر ہی اور جو کوئی کہے یہ کلمہ دور کیے جاوینگے گناہ اوسکے اگرچہ ہون مثل کف دریا کے باقی اور بہت فضائل تسبیح اور
تحلیل کے آئے ہین جو چاہے جامع التفاسیر اور مظاہر حق اور ظفر جلیل وغیرہ میں دیکھ لے ؞ وَمَا تَوْفِيقِي إِلَّا بِاللّٰهِ

تمت

خاتمۃ الطبع خدا کے فضل سے رسالہ مالابدّ انام مع صلوۃ التسبیح باہتمام راجی مغفرت یزدی سبحان محمد عبد الرحمن
بن حاجی محمد روشن خان سلمہ اللہ فی دار الجنان کے مطبع نظامی واقع کانپور محلہ پٹکاپور میں عشرہ آخیرہ
ماہ رمضان المبارک ۱۲۶۶ ہجریہ میں چھپا

وجہ مہر کی خاتمے پر

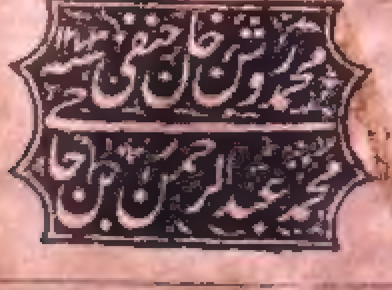

واسطے سند اور ثبوت کے کہ یہ کتاب چھپی ہوئی مطبع نظامی کی ہی
مہر اور دستخط کیے گئے
العبد
عبد الرحمن